65956 ـ كيا آخرى عشره ميں اكيلا ہى اعتكاف بيٹھ جائے يا كہ گھر جا كر بيوى بچوں كے ساتھ مل كر عبادت كرے ؟

سوال

ميں روزانہ ڈيوٹى پر جانے كے ليے تقريبا (122) كلو ميٹر سفر كرتا ہوں، ليكن رمضان كے دوران جہاں ملازمت كرتا ہوں اسى شہر ميں پانچ يوم يعنى سوموار سے سے جمعہ تك رہتا ہوں، اور گھر والوں كو سارا ہفتہ نہيں ملتا، تو كيا ميرے ليے سفر كے دوران روزہ ركھنا جائز ہے، كيونكہ سفر ان ايام ميں سفر مشقت والا نہيں رہا، اور كيا ميرا روزہ صحيح ہو گا ؟
اور ماہ كے آخر ميں دس چھٹياں لے كر اسى شہر ميں اعتكاف كرنا بہتر ہے، يا كہ اپنے گھر جا كر خاندان كے ساتھ مل كر عبادت كرنا كيونكہ ميں ان كے ساتھ زيادہ وقت بسر نہيں كر سكا ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

مسافر شخص كے ليے رمضان ميں روزہ چھوڑنا جائز ہے، كيونكہ اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

تو تم ميں سے جو بھى اس ماہ (رمضان) كو پا لے وہ اس كے روزے ركھے، اور جو كوئى مريض ہو يا مسافر تود وسرے ايام ميں گنتى پورى كرے، اللہ تعالى تمہارے ساتھ آسانى كرنا چاہتا ہے، اور تمہارے ساتھ تنگى نہيں كرنا چاہتا البقرۃ (185).

اور اس ميں كوئى فرق نہيں كہ سفر مشقت والا ہو يا آسان و سہل.

ليكن يہ ہے كہ آيا مسافر كے ليے روزہ ركھنا افضل ہے يا كہ روزہ نہ ركھنا ؟

ا سكا جواب يہ ہے كہ:

اگر اسے مشقت نہ ہو تو مسافر كے ليے روزہ ركھنا افضل ہے، اور اگر مشقت ہوتى ہو تو روزہ نہ ركھنا افضل ہے.

اس كى تفصيل آپ كو سوال نمبر (65629) اور (20156) كے جوابات ميں مل سكتى ہے، آپ ا سكا مطالعہ ضرور

کریں.

دوم:

ہمارے بھائی آپ کے لیے افضل اور بہتر تو یہی ہے کہ آپ اپنے گھر والوں کے ہاں واپس جائیں اور گھریلو معاملات میں بیوی کی معاونت کریں؛ اور تا کہ آپ آخری عشرہ کو غنیمت جان کر اپنے گھر والوں کو اطاعت و فرمانبرداری میں معاون ثابت ہوں.

اور آپ کا اپنے بیوی بچوں کے ساتھ رہنا اور انہیں عبادت و اطاعت پر ابھارنا اکیلے اعتکاف کرنے سے زیادہ بہتر ہے، کیونکہ آپ کے بعد وہ اس سے محروم رہینگے.

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا آخری عشرہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا حال بیان کرتی ہوئی کہتی ہیں:

" اور وہ اپنے گھر والوں کو بھی بیدا کرتے "

یعنی انہیں عبادت و دعاء اور نماز کے لیے بیدار کرتے تھے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم گھر والوں کو چھوڑ کر خود اعتکاف نہیں بیٹھ جاتے تھے، کہ گھر والوں کا خیال ہی نہ ہو، صحیح حدیث میں ثابت ہے کہ ام المومنین صفیہ رضی اللہ تعالی عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اعتکاف کی حالت میں زیارت کی.

اور یہ بھی ثابت ہے کہ انہوں نے آپ کے ساتھ اعتکاف بھی کیا، اور پھر اعتکاف تو خاص عبادت ہے جو متعدی نہیں، اور آپ کا اپنے بیوی بچوں کے ساتھ رہنا، اور انہیں عبادت اور حسن معاشرت پر ابھارنا ایسے اعمال ہیں جو متعدی ہیں، جن کا آپ کے علاوہ دوسروں کو بھی فائدہ ہے، اور انکے اطاعت و فرمانبرداری کے اعمال کے اجروثواب سے آپ محروم نہیں ہونگے، اور نہ ہی آپ خود عبادت سے محروم رہینگے.

اور پھر آپ کے لیے یہ بھی ممکن ہو سکتا ہے کہ آپ انہیں لے کر کسی مسجد میں قیام اللیل کریں، اور رات کے آخری حصہ میں انہیں نماز کی ادائیگی، اور قرآت قرآن اور دعاء کے لیے بھی بیدار کرنا ممکن ہے، اور یہ بہتر ہے جو آپ کو بھی اور آپ کے گھر والوں کو بھی فائدہ دے گا.

اس لیے ہم آپ کو نصیحت کرتے ہیں کہ آپ اپنے گھر والوں کے پاس واپس جائیں، اور وہاں جا کر اطاعت و فرمانبرداری کے کام کریں اور اپنے محلے کی کسی مسجد میں اعتکاف کر لیں، تو اس طرح آپ اطاعت کے دو کام جمع کر سکتے ہیں، اور ان شاء اللہ اجر عظیم حاصل کرینگے.

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ کو اپنی محبت و رضامندی والے کام کرنے کی توفیق نصیب فرمائے، اور آپ اور آپ کے گھر والوں کے اعمال قبول فرمائے.

والله اعلم .